ARFA TARIQ

Islamic Studies

TEST-4.

سوال نمبر 1

جواب

گورننس

تعارف

لفظ گورننس (Governance) لاطینی زبان کے لفظ (Gubernare) سے نکلا ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں نظام چلانا، حکمرانی کرنا۔
اصطلاحی معنی کے مطابق گورننس سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ریاست، ادارے اور تنظیمیں اپنے قانون اور پالیسیوں کو تشکیل دیتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کرتے اور کرواتے ہیں۔
یہ انسانی مسائل کے حل اور وسائل کی تقسیم کیلئے ایک بہترین نظام ہے۔

بقول امام غزالی:
ریاست اور عوام کا تعلق جسم اور روح کی طرح ہے حکمران کا فرض ہے کہ وہ عدل و انصاف کیساتھ عوام کی خدمت کرے
یہی نظام کی بنیاد ہے۔

Good

CamScanner

اسلامی تعلیمات میں گڈ گورننس (اچھی حکمرانی) کے اصولوں پر عملدرآمد کرنے پر زور دیا گیا ہے جو ایک مثالی معاشرے کے قیام کیلئے بے حد ضروری ہیں۔ اصول قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں۔ اسلامی تاریخ میں اسکی بہترین مثال ریاست مدینہ اور خلفائے راشدین کے دور سے ملتی ہیں۔ اچھی حکمرانی نہ صرف ریاست کی ضرورت ہے بلکہ عوام کا بنیادی حق بھی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام کے حقوق کے حوالے سے گورننس میں حکمران جوابدہ ہونگے۔

اسلام میں گڈ گورننس کے اصول:

رشوت کی ممانعت

اسلام میں رشوت کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے کیونکہ رشوت کی موجودگی میں اچھی اور مثالی حکمرانی ممکن نہیں۔ رشوت کے حوالے سے جتنی بھی احادیث موجود ہیں درحقیقت وہ سرکاری عہدیداروں کیلئے براہ راست ہدایت ہیں کیونکہ رشوت وہی لیتا ہے جو صاحب اختیار ہو اور سائل اپنے کام کیلئے ان کا محتاج ہو۔

آپ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والوں دونوں کے لئے سخت وعید سنائی ہے کیونکہ رشوت دینے والا بھی برائی کے فروغ میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے

رشوت دینے اور لینے والے دونوں جہنمی ہیں۔

ناجائز ذرائع کے استعمال کی ممانعت

اچھی اور مثالی گورننس کیلئے ضروری ہے کہ ناجائز ذرائع سے اجتناب کیا جائے۔ موجودہ دور میں دولت ہی زندگی کا اہم مقصد بن چکا ہے جبکہ شریعت نے صاف الفاظ میں واضح کر دیا کہ ہر انسان کی پیدائش سے پہلے ہی اس کے رزق کا انتظام کر دیا جاتا ہے

بقول امام غزالی!

"ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی دولت ریاست کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیتی ہے جو کہ ظلم و ستم اور فساد کی جڑ بن جاتی ہے"

ناجائز سفارش سے اجتناب

گڈ گورننس کا ایک بنیادی اصول ناجائز سفارشات سے اجتناب کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی ممانعت کی گئی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور تم کسی کے حق میں سفارش نہ کرو مگر وہ جو حق کے مطابق ہو (سورۃ النساء)

CS CamScanner

قریش کے ایک قبیلے کی عورت نے چوری کی۔ قریش نے سفارش کروائی آپ ﷺ کے پاس حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا! تم اللہ کے حدود میں سفارش کرتے ہو؟ پھر فرمایا کہ بے شک

تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ جب ان کا کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو سفارش کر کے اسے چھوڑ دیتے اور کمزور چوری کرتا تو اسے سزا دیتے،

تحائف کی ممانعت

عام مشاہدے کی بات ہے کہ صاحب اختیار شخص کو ہدیہ یا تحائف وغیرہ دیے جاتے ہیں آپ ﷺ نے اسکو ناپسند فرمایا۔ ایک مثالی اسلامی معاشرے اور گڈ گورننس کے لیے ضروری ہے تحائف سے اجتناب کیا جائے۔

حدیث مبارکہ ہے

عمال کے ہدیے غلول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں حکم دیا کہ!

حکمران یا سرکاری عہدیدار تحائف ہرگز قبول نہ کریں اور خود بھی اپنی زندگی پر عمل کیا۔

CamScanner

مشاورت

گڈ گورننس کا ایک اہم اصول مشاورت بھی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے امور اور معاملات مشاورت سے طے کرنے کی ترتیب دی گئی ہے بلکہ اصحابِ اقتدار و اختیار کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے وہ صاحب عقل اور اہل افراد کی رائے سے اپنے امور کو سر انجام دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت کر لیا کرو
(القرآن)

وقت کا بہترین استعمال

گڈ گورننس کیلئے ایک عملی اصول یہ بھی ہے کہ صاحب اقتدار اپنے کام کو مکمل وقت دے، مقررہ وقت سے پہلے کام چھوڑ کر نہ جائیں اور اس دوران جو اشیاء اس دوران جس مقصد کیلئے فراہم کی گئی ہیں انکو اسی مقصد کیلئے استعمال میں لائے۔ حکمرانی کیلئے وقت بہت اہم اصول ہے اور اسکو صحیح استعمال کرنا ضروری ہے۔

بقول مولانا مودودی

اسلامی حکمرانی کا نظام اس وقت کامیاب ہوگا جب صاحب اقتدار اپنے کاموں کو وقت اور اصول کے مطابق مکمل کرے۔

ظلم کی ممانعت

گڈ گورننس کے اصولوں میں ایک اہم اصول ظلم کی ممانعت ہے۔ صاحب اقتدار شخص چونکہ قدرت رکھتا ہے اسی لئے ظلم سے بچنا اور ظلم کے پیدا ہونے کی تمام صورتوں کو ختم کرنا ضروری ہے جیسے اپنے کام میں غفلت برتنا یا منصب کا بے جا استعمال کر کے حق دار کو حق سے محروم کرنا یا کسی کو ناحق ترقی، مراعات یا سہولیات دے تو وہ ظلم کا مرتکب ہوگا۔

حدیث مبارکہ ہے!
مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

ذمہ داریوں کا احساس

گڈ گورننس ایک اور اہم اصول یہ ہے کہ صاحب اقتدار افراد، افسران وغیرہ اپنی ذمہ داریوں سے واقف ہوں۔ ایک فرد کام کو تب ہی صحیح طور پر انجام دے سکتا ہے جب اسے کام کا، ذمہ داری یا منصب کے بارے میں آگاہی ہو اسی لئے ضروری ہے کہ پہلے عہدے یا نظام کو چلانے کیلئے عملی طور پر مکمل ہدایت حاصل کی جائے تربیت کی جائے، اصول و ضوابط سے آگاہی حاصل کی جائے

حدیث مبارکہ ہے
تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

CamScanner

اہل افراد کی تعیناتی

گڈ گورننس کیلئے ضروری ہے کہ ایسے فرد کو عہدہ دیا جائے جو ذہنی، جسمانی اور عملی طور پر بہترین ہو کیونکہ ریاستی نظام نااہل لوگوں کی بدولت بگاڑ کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے یہ ہماری اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے کہ عہدوں کو ذہین اور سمجھدار لوگوں تک رسائی دی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے (مفہوم)

اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کے حوالے انکی امانتیں کی جائے۔ (القرآن)

چونکہ عہدہ یا حکمرانی بھی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اسی لئے امانت داری سے اسے لوگوں تک پہنچایا جائے۔

سائلین کی مالی امداد

گڈ گورننس اور مثالی حکومت کیلئے ضروری ہے کہ وہ سائلین کی مدد کو بھی لازم سمجھے۔ اس کی بدولت معاشرہ سے غربت اور افلاس میں کا نہ صرف خاتمہ ہوگا بلکہ معاشرتی برائیاں بھی کم کی جا سکتی ہیں اور یہ حکومت کی ذمہداری اور عوام کا حق ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے دونوں کا حق ہوتا ہے۔

اختتام

گڈ گورننس کیلئے آپ ﷺ کی تعلیمات نہایت واضح ہیں جس سے کوئی بھی شخص خواہ وہ کسی بھی عہدے پر ہو رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی نے سیرت و کردار کے ذریعے دیانت، امانت داری، خلق و ایثار، قناعت و صبر اور محبت کی ایسی مثالیں روشن کی ہیں کہ آج بھی ہر شعبے سے منسلک افراد ان سے روشنی لے کر اپنے اپنے کام اور ذمے داریاں بخوبی انجام دے کر ایک مثالی معاشرہ بنا سکتے ہیں۔

سوال نمبر 2

جواب

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

تعارف

سرکاری ملازمین کسی بھی ریاست کے انتظامی ڈھانچے کا ایک اہم حصہ ہوتے ہیں۔ ان کا کردار عوام کی خدمات، حکومتی پالیسیوں کے نفاذ اور عوام اور حکومت کے درمیان پل کا کام کرنا ہے۔ ان پہ ملازمین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو دیانتداری اور پیشہ ورانہ اخلاقیات کے ساتھ عوام کے مفاد کیلئے کام کریں۔

یہ ملازمین نہ صرف حکومتی نظام کو چلانے میں مدد دیتے ہیں بلکہ قوانین کے نفاذ، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوامی مسائل کے حل کیلئے بھی بنیادی اور اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں شفافیت، غیر جانبداری اور عدل و انصاف کے اصول شامل ہیں۔ ان کی بہترین کارکردگی نہ صرف اداروں کی ساکھ کو بڑھاتی ہے بلکہ عوام کا حکومتی نظام پر اعتماد بھی مضبوط بناتی ہے۔

بقول ابن خلدون:

ریاست کے استحکام کیلئے ضروری ہے کہ اس کے ملازمین دیانتدار، قابل اور عوامی خدمات کے جذبوں سے سرشار ہوں کیونکہ ان کی بدعنوانی قوم کے زوال کا باعث بنتی ہے۔ (مقدمہ)

CamScanner

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

دیانت داری اختیار کرنا

ایک سرکاری ملازم کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر معاملات میں دیانتدار ہو۔ ہمارے ملک میں اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ دفاتر میں کام کرتے ہیں وہ اسٹیشنری کی چیزیں گھر لے آتے ہیں جو لوگ ریلوے ورکشاپ پر کام کرتے ہیں انکی ذاتی ضروریات کی تمام اشیاء ورکشاپ سے ہی بنتی ہیں حتیٰ کہ بعض دینی مدارس کے ناظمین بھی مدرسہ کے اموال کو ذاتی مقاصد کیلئے بے دھڑک استعمال کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے!

ہم نے تم میں سے جس شخص کو منصب کا عامل بنایا اور اس نے کوئی سوئی یا اس سے بھی چھوٹی چیز چھپالی تو یہ خیانت ہے جس کو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔

وقت کی پابندی

وقت سے قیمتی کوئی چیز نہیں اگر کوئی سرکاری ملازم عوام کی خدمت کے بجائے دفاتر کے اوقات میں دوست احباب کے ساتھ گپ شپ لگائے تو وہ بھی خیانت میں شمار ہوتا ہے۔ اسی لئے ملازمین کی اہم ذمہ داری ہے کہ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

بقول مولانا مودودی، سرکاری ملازمین پر لازم ہے کہ وہ وقت کی پابندی اور قدر کریں کیونکہ یہ ان کے منصب اور امانت کا تقاضا ہے۔

اقربا پروری سے اجتناب

اقربا پروری سے مراد ہے کہ میرٹ کے خلاف ورزی کر کے رشتہ داروں کو نوازنا۔ بدقسمتی سے پاکستان کے ہر شعبے میں یہ عام ہے اور دیمک کی طرح اداروں کو کھا رہا ہے اسی لیے سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ اقربا پروری سے بچا جائے

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کی تمام جائیدادیں ضبط کر لی یہاں تک کہ اپنی اہلیہ کے زیورات بھی بیت المال میں جمع کروا دیے وجہ یہ تھی کہ یہ مال رشتہ داروں نے ناجائز طریقے سے حاصل کیا تھا۔ اہلیہ کو زیورات باپ کی طرف سے ملے جو خلیفہ تھا اور اہلیہ کے ۴ بھائی بھی منصب خلافت پر فائز رہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا کہ تیرے باپ اور بھائیوں نے غلط طریقے سے مال اکھٹا کر کے تمہیں زیورات بنا کر دیے اس لیے ان کو بیت المال میں جمع کرنا ضروری ہے۔

جھوٹ سے گریز

سرکاری ملازمین پر ایک اہم ذمہ داری یہ بھی عائد ہوتی ہے کہ جھوٹ سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے، یہی روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے۔ جھوٹ معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:

جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

حسن اخلاق سے پیش آنا

دین اسلام اچھے اخلاق کو اپنانے اور برے اخلاق سے بچنے کا نام ہے سرکاری ملازمین پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ صرف اپنے سے اونچے عہدے والوں سے ہی حسن اخلاق سے پیش نہ آئیں بلکہ ہر عام و خاص کے ساتھ اپنا رویہ اور اخلاق درست رکھیں۔

بقول اقبال!

اخلاق قوموں کی زندگی کا جوہر ہے اگر حکمران یا عہدیدار حسن اخلاق سے عاری ہوں تو قوم کا وقار مجروح ہو جاتا ہے۔

ریاست کے ساتھ وفاداری اور عہد کی پابندی

سرکاری ملازمین کی اہم ذمہ داری ریاست کے ساتھ وفاداری بھی ہے سرکاری ملازمین ریاست کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں یہ حلف ایک عہد ہے جو ریاست اور ملازمین کے درمیان قائم ہوتا ہے اس عہد کا مان رکھنا ہر ملازم کا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے عہد کے حوالے سے۔

وعدہ پورا کیا کرو۔ بے شک وعدہ کی پوچھ گچھ ضرور ہوگی

(القرآن)

اختتام

سرکاری ملازمین کی اور ذمہ داریوں میں ملکی مفاد کو ترجیح دینا، مستقل مزاجی اور قومی وسائل کی حفاظت بھی شامل ہے یہ واضح کرتی ہیں کہ سرکاری ملازم کو قابل اور خدا ترس ہونا چاہیے اگر سرکاری ملازمین درج بالا ہدایت پر عمل کرتے ہیں

تو یقیناً عوام کے بہت سارے مسائل ان کے دہلیز پر حل ہو جائیں گے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

(ب)

خلیفہ عمر رضہ کی اصلاحات

تعارف

حضرت عمر فاروق رضہ خلیفہ دوم، اسلامی تاریخ کی عظیم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں جنہوں نے عدل و انصاف اور حکمرانی کے اصولوں کو عملی مشکل دی۔ ان کے دور کو اسلامی تاریخ کا سنہرا دور کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رضہ نے معاشرتی، اقتصادی اور انتظامی شعبوں میں بے مثال اصلاحات کیں جو آج کے دور میں بھی مثالی سمجھی جاتی ہیں۔
حضرت عمر رضہ کی اصلاحات میں ایک منظم اور انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کرنا، بیت المال (خزانہ) کا قیام، عدالتی نظام کی تنظیم، فوجی چھاؤنیاں بنانا، عوام کی فلاح کے لئے ادارے بنانا وغیرہ شامل ہیں۔
حضرت عمر رضہ کی اصلاحات نہ صرف اسلامی نظام حکومت کی بنیاد مضبوط کرنے میں مضبوط ہوئیں بلکہ دنیا کے دیگر حکومتی نظاموں کے لئے بھی مشعل راہ بن گئیں۔

عدالتی نظام میں اصلاحات ..

حضرت عمرؓ نے مختلف اضلاع میں باقاعدہ عدالتیں قائم کیں،
اصول و قوانین بنائے قاضیوں کی تنخواہ بہت زیادہ رکھی تاکہ
یہ لوگ رشوت سے محفوظ رہیں اور انصاف کا بہترین نظام قائم
کیا، انہوں نے قاضیوں کو خود مختیار اور آزاد رکھا اور حکمرانوں
کو بھی عدالت کے سامنے جوابدہ بنایا۔
ان کے دور میں بہت سی مثالیں ہمیں انصاف کے حوالے سے ملتی ہیں
جیسا کہ مصر کے گورنر عمرو بن العاص کے بیٹے نے ایک شہری کو
ناحق قتل کیا حضرت عمرؓ نے شہری کو انصاف دلاتے ہوئے
گورنر کے بیٹے کو سزا دی۔

فوجی اصلاحات

ملک میں امن و امان کو قائم کرنے کیلئے عمرؓ نے "احداث"
یعنی پولیس کا محکمہ قیام کیا اس کے افسر کا نام صاحب الاحداث
تھا۔ عہد فاروقی سے پہلے عرب میں جیل خانوں کا نام و نشان تک
نہ تھا جلا وطنی کی سزا بھی سیدنا عمرؓ کی ایجاد کردہ ہے
اسلامی سلطنت کی حفاظت کیلئے چھاؤنیاں قائم کیں جیسے کہ
کوفہ، بصرہ وغیرہ میں
فوجی اہلکاروں کے لئے تنخواہیں مقرر کیں اور انکی رہائش
کیلئے بہتر انتظامات کئے۔
حضرت ابو ہریرہؓ کو بحرین کا صاحب الاحداث بنایا اور
خصوصی ہدایت دی کہ امن و امان کو قائم رکھنے کے علاوہ
احتساب کی خدمات بھی انجام دیں۔

فلاحی اصلاحات

عوام کی بنیادی ضروریات پوری کرنا بہت اہم ذمہ داری
ہے حضرت عمر رضہ نے اسے پوری کرنے کا عزم کیا یہاں تک
کہ غیر مسلموں کے حقوق کا بھی تحفظ کیا
آپ رضہ رات کو بھیس بدل کر عوام سے حالات جاننے اور
مدد کرنے کیلئے جاتے
آپ رضہ نے فرمایا کہ اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا
پیاسا مر جائے تو قیامت کے دن عمر سے سوال پوچھا جائے گا۔

بیت المال کا نظام

خلافت فاروقی سے پہلے مستقل خزانہ کا وجود نہ تھا جو آتا تھا
اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضہ نے مجلس شوری
کی منظوری کے بعد مدینہ میں بہت بڑا خزانہ کا نظام قائم
کیا باقی تمام اضلاع میں بھی اسکی شاخیں قائم کیں اور اس
محکمہ کے افسر مقرر کئے اس کا بنیادی مقصد عوام
کی ضروریات پوری کرنا تھا۔

اسکے علاوہ زکوۃ اور خراج کا نظام اور یتیموں، بیواؤں
اور غریبوں کیلئے وظائف بھی مقرر کئے۔ اور اسے اسلامی
فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا۔

حضرت عمر رضی کی اصلاحات نے اسلامی خلافت کو ایک مثالی ریاست میں تبدیل کر دیا، جہاں ہر شہری کے حقوق کا تحفظ کیا جاتا تھا، ~~عوام خود~~

حکمران خود کو عوام کے سامنے جوابدہ سمجھتے تھے۔ ان کی اصلاحات آج بھی دنیا بھر کے حکمرانوں کیلئے مشعل راہ ہے۔